40269 - بیوی کو اسقاط حمل پر مجبور کرنا

سوال

ایک خاوند نے بیوی کو طلاق دینے کی غرض سے دوسرے ماہ کا حمل ضائع کرنے کی کوشش کی اور اس کے لیے دوائی بھی دی لیکن حمل ضائع نہ ہوا، آیا ایسا کرنا حلال ہے یا حرام، اور اس عمل کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

حمل ضائع کرنا جائز نہیں چاہے حمل میں روح پڑ چکی ہو یا نہ پڑی ہو، لیکن روح پڑنے کے بعد اس کا ضائع کرنے کی حرمت تو اور بھی زیادہ شدید ہو جاتی ہے، اور اگر بیوی کو خاوند حمل ضائع کرنے کا حکم بھی دے تو بیوی کے لیے اس کی اطاعت کرنی حلال نہیں.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اسقاط حمل کی کوشش کرنی جائز نہیں، جب تک کہ اس کی موت کا یقین نہ ہو چکا ہو، اور جب حمل کی موت کا یقین ہو چکا ہو تو پھر اسقاط حمل جائز ہے.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن ابراہیم (151/11).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

اول :

حمل ضائع کرانا جائز نہیں، اس لیے اگر حمل ہو چکا ہو تو اس کی حفاظت اور خیال رکھنا واجب ہے، اور ماں کے لیے اس حمل کو نقصان اور ضرر دینا، اور اسے کسی بھی طرح سے تنگ کرنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے اس کے رحم میں یہ امانت رکھی ہے، اور اس حمل کا بھی حق اس لیے اس کے ساتھ ناروا سلوک اختیار کرنا، یا اسے نقصان اور ضرر دینا، یا اسے ضائع و تلف کرنا جائز نہیں.

اور پھر حمل کے ضائع اور اسقاط کی حرمت پر شرعی دلائل بھی دلالت کرتے ہیں :

اور آپریشن کے بغیر ولادت کوئی ایسا سبب نہیں جو اسقاط حمل کے جواز کا باعث ہو، بلکہ بہت سی عورتوں کے ہاں ولادت تو آپریشن کے ذریعہ ہی ہوتی ہے، تو اسقاط حمل کے لیے یہ عذر نہیں ہو سکتا.

دوم :

اگر اس حمل میں روح پھونکی جا چکی ہو، اور اس میں حرکت ہونے کے بعد اسقاط حمل کیا جائے اور بچہ مر جائے تو یہ ایک جان کو قتل کرنا شمار کیا جائیگا، اور اسقاط حمل کرانے والی عورت کے ذمہ کفارہ ہو گا جو کہ یہ ہے :

ایک غلام آزاد کرنا ہے، اگر وہ غلام نہ پائے تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا اس کی توبہ شمار ہوگی، اور یہ اس وقت ہے جب حمل چار ماہ کا ہو چکا ہو، کیونکہ اس میں اس وقت روح پھونکی جا چکی ہوتی ہے، اس لیے اگر اس مدت کے بعد اسقاط حمل کرائے تو اس پر کفارہ لازم آئیگا، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، اور یہ معاملہ بہت عظیم ہے اس میں تساہل اور سستی کرنی جائز نہیں.

اور اگر بیماری کی بنا پر وہ حمل برداشت نہیں کر سکتی تو وہ حمل سے قبل ہی مانع حمل ادویات کا استعمال کرے، مثلا وہ ایسی گولیاں استعمال کر لے جو کچھ مدت تک حمل کے لیے مانع ہوتی ہیں، تا کہ اس عرصہ کے دوران اس کی صحت اور قوت بحال ہو جائے.

دیکھیں: المنتقى (5/301-302) اختصار کے ساتھ.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا: اپنا حمل گرا دو اس کا گناہ میرے ذمہ، تو اگر وہ اس کی بات سن کر اس پر عمل کر لے تو ان دونوں پر کیا کفارہ واجب ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اگر بیوی ایسا کر لے تو ان دونوں پر کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک مومن غلام آزاد کریں، اور اگر غلام نہ ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھیں، اور ان دونوں کے ذمہ اس کے وارثوں کو ایک غلام یا لونڈی کی دیت دینا ہوگی جس نے اسے قتل نہ کیا ہو، باپ کو نہیں، کیونکہ باپ نے تو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے وہ کسی بھی چیز کا مستحق نہیں. اھ

اور ان کی یہ عبارت:

"غرة عبد او امة"

یہ ایک غلام یا لونڈی کی قیمت کی شکل میں بچے کی دیت ہے، اور اس کا اندازہ ماں کی دیت کے عشر کے مطابق علماء کرام لگائینگے.

اسقاط حمل کا حکم کئی ایک جوابات میں بیان ہو چکا ہے جن میں سے چند ایک جواب دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (13317) اور (42321) اور (12733) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور رہا اس کا کفارہ تو اس لیے کہ ابھی حمل دوسرے ماہ میں تھا یعنی اس میں ابھی روح نہیں پھونکی گئی تھی، اور یہ حمل ساقط بھی نہیں ہوا تو اس سے کفارہ واجب نہیں ہوا، بلکہ اس حرام فعل کے مرتکب ہونے کی بنا پر اسے اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے.

واللہ اعلم.